سوال

باب مکہ جدہ

جواب

پانچ ماہ کا حمل اسقاط ہونے پر نماز جنازہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگر پانچ ماہ کا بچہ ماں کے پیٹ میں مرجائے تو کیا اس کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! گرنے والا حمل اگر کم از کم چار ماہ کا ہو تو واجب ہے کہ اسے غسل دیا جائے، کفن پہنایا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے کیونکہ جب وہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے، اور وہ زندوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اِنَّ اَحَدَکُمْ تُجْمَعُ خَلْقُہُ فِی بَطْنِ اُمِّہِ اَرْبَعِینَ یَوْمًا نطفۃ ثُمَّ یَکُونُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُونُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ الیہِ الملک، فَیُنْفَخُ فِیہِ الرُّوحُ» (صحیح بخاری: 3208) ''تم میں سے ہر ایک کے تخلیقی اجزاء اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی صورت میں جمع رہتے ہیں، پھر وہ چالیس دن تک لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے اور پھر اسی طرح چالیس دن تک بوٹی کی صورت میں ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے، جو آکر اس میں روح پھونکتا ہے۔'' یہ کل ایک سو بیس دن یعنی چار ماہ بنتے ہیں، لہٰذا جب حمل اس مدت کے بعد گرے تو اسے غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور روز قیامت اسے بھی لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور اگر حمل چار ماہ کی مدت سے پہلے ساقط ہو جائے تو پھر اسے نہ غسل دیا جائے گا، نہ کفن پہنایا جائے گا، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے کسی بھی جگہ دفن کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، انسان نہیں ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتویٰ کمیٹی محدث فتویٰ